بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ والمنت کہ بیمن ایام معیت و بعجالت کتاب عجب انتما مؤلفہ جناب حافظ عبد الرحمن خاں صاحب وحشی

قصہ ماہ رو و ماہتاب

نو باشہ صاحب حسام الدین احمد [illegible] تاجران کتب لاہور بازار کشمیری

شیخ محمد عثمان پبلشرز بکسیلرز فتح کلا…

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصہ ھاروت و ماروت

تحسین دلا سر بسجدہ جُھکا   حضور خداوند ارض و سما
کرے کیا سرِ حمد خلّاقِ پاک   ہے روزِ ازل سے قلم سینہ چاک
کرم سے ترے ذرّہ ہو آفتاب   کرے مہر پُر ذرہ تیرا عتاب
توجہ ہو گر کارفرما تری   ملے جنّ و انسان کی شاہنشہی
گرائے اگر چشم الطاف سے   شہ جم کو کاسہ گدائی کا دے
تجھی کو ہے زیبندہ شاہنشہی   دو عالم کی ارض و سماوات کی
تری کُنہ اسرار میں اے خدا   ہے حیران ادراک و عقل رسا
بجز حضرت فخر عرشِ عظیم   جو ہے بحر عرفاں کا دُرِّ یتیم
ہوا کون اس بحر کا آشنا   تامل کے مارے ہیں گو دست و پا
پیمبر ہیں گو جملہ ممتاز کل   ہیں سب باغ ایجاد کے تازہ گُل
محمد ہیں اس باغ کے گل کی بو   عنادل کی جان اُن کی ہے گفتگو

بلا ریب و شک وہ رسالت مآب — بیاض رسالت کے ہیں انتخاب
وہ ہیں باعث خلق ارض و سما — وہی ہیں رہِ راست کے رہنما
امام رسل ہیں وہ خیر الانام — ہوا اونپہ نازل خدا کا کلام
وہی مجھ سے بیکس کے ہیں دستگیر — اونہیں کا لقب ہے بشیر و نذیر
درود تحیات شام و سحر — محمد ﷺ پہ اور آل و اصحاب پر

التماس مصنف

ہنرمند و مقدار مردم شناس — سخن دان و دانا سے ہے التماس
کہ اس نظم کا گو کہ ناظم ہوں میں — ولیکن نہایت ہی نادم ہوں میں
کہ اس فن اشرف سے ماہر نہیں — فدائے سخنور ہوں شاعر نہیں
جو اس نظم کی مجھ سے جرأت ہوئی — یہ احباب کی پاس خاطر سے تھی
ہے ہر حرف میں اسکے سہو و خطا — و لے ہے بزرگوں سے چشم عطا

آغاز داستان عبرت بیان

جو ہیں اہل تفسیر فتح العزیز — محدث محقق شاہ عبد العزیز
انہوں نے ہے تفسیر میں یوں لکھا — یہ مذکور ہاروت و ماروت کا
کہ کہتے ہیں یوں راوئ باخبر — روایات ہیں جنکی بس معتبر
کہ ادریس مرسل کے جب عصر میں — نہ آئے شقی دین کے قصر میں
ہوا انکے اعمال بد سے جہاں — مکدر مثال دل گمرہاں
فرشتوں میں چرچا یہ رہنے لگا — ہر اک ناسزا انکو کہنے لگا

حقارت اہانت بشر کی مدام
تو خلاق اکبر نے بھیجا خطاب
کہ ترکیب میں جسم انسان کی
اسی وجہ سے اس سے جرم و خطا
غضب اور شہوت اگر تم کو بھی
فرشتوں نے کی عرض یاذوالجلال
ترے جرم کے مرتکب زینہار
کہا حقتعالیٰ نے اے بندگاں
دو کس اپنے زمرے سے تم اختیار
فرشتوں نے ہاروت ماروت کو
کیا امتحاں کے لئے انتخاب
غضب اور شہوت نے مثل بشر
کہا اون کو خالق نے پھر اے اخی
انہیں اسم اعظم بلطف وعطا
کہا پھر کہ فعل بد و ناصواب
خصوصاً زنا اور شرک خدا
گناہ کبیرہ ہے شرب شراب
غرض آئے ہاروت ماروت یاں
علی الصباح ہر روز افلاک سے

ملائک لگے کرنے ہر صبح وشام
گروہ ملائک کی جانب شتاب
غضب اور شہوت ہے رکھی گئی
عیاں ہوتے رہتے ہیں اکثر سدا
ملی ہو تمہاری بھی حالت وہی
کیئے جائیں گر ہم بشر کی مثال
نہ ہوویں کبھی نابروز شمار
ہے آسان اس امر کا امتحاں
کرو تا ہو معلوم تحقیق کار
کہ معتاد و ممتاز تھے انمیں دو
کھلے تا کہ سرّ الٰہی کا باب
کیا اُن میں آمر حق سے اثر
قضا شہر بابل کی تم کو ملی
خداوند عالم نے تلقیں کیا
جو ہیں اُن سے کرنا سدا اجتناب
نکرنا کہ خالق ہو تم سے خفا
بشدت اُٹھائے گا قاتل عذاب
بایمائے سلطان کون و مکاں
یہ ہوتے تھے عازم کف خاک کے

بشغل قضا صبح سے تا بشام / رہا کرتے مشغول اے نیکنام
بوقت غروب اسم اعظم کو پڑھ / یہ جاتے تھے بالائے افلاک چڑھ
گیا اسطرح اک مہینا گذر / ہوئے انسے آگاہ و واقف بشر
ہوا عدل و انصاف نزدیک و دور / فرشتوں کا مشہور اے ذی شعور
زباں زد ہوا خلق کے روز و شب / کہ منصف ہیں یہ شخص ہر دو عجب
کہ کیسا ہی قضیہ ہو یا واقعہ / زبس بے ریا کرتے ہیں فیصلہ
قضا کار اک روز اک فاحشہ / کہ از بس تھی جو فتنہ زا فاجرہ
حسین مہ جبیں سیم تن زہرہ نام / سبق بردہ بر ہر زنِ خاص و عام
روایت ہے منقول حضرت علیؑ سے / کہ یہ فاحشہ اہل فارس سے تھی
لقب اس کا مشہور تھا بندرخت / یہ رکھتی تھی کسبی کا انداز و رخت
پہن جسم پر پوششِ فاخرہ / ہوئی داد خواہ ظاہرا فاجرہ
کیا آ کے اِن قاضیوں سے بیاں / کہ ہوں جور شوہر سے میں نیمجاں
مگر اصل میں اسم اعظم کا ذوق / سدا اسکو رکھتا تھا لبریز شوق
جو مدت سے خوگر تھی بد فعل سے / وسیلہ تمنا کا سمجھی اسے
غرض جب فرشتوں سے زہرہ دوچار / ہوئی اِن کو دم میں کیا بے قرار
رہے دیکھکر اس کا حُسن و جمال / وہ قاضی حق آئینہ کے مثال
کیا آ کے شیطان نے مجبور جب / تو درخواست کو اپنی لائے بلب
کہا اُسنے مذہب تمہارا ہے اور / مرے دین و آئین کا اور طور
روا کیجیے گا بائیں اختلاف / میں مجبور ہوں مجھ کو کیجے معاف



سوا اسکے سنیگا اے ذی شعور — کہ ہے خاوند میرا نہایت غیور

گیا راز یہ اُسکے گر کان تک — مجھے مار ڈالیگا بے شبہ و شک

میرے وصل کی گر تمنا ہیں ہو — تو پہلے میرے بُت کو سجدہ کرو

کرو میرے خاوند کو زیر تیغ — نہو گا مجھے تم سے پھر کچھ دریغ

وہ بولے معاذ اللہ شرک و قتال — نہایت ہے فعل بد و بد مآل

کرینگے نہ مطلق ہم اِسکو قبول — نہو نگیگے ہرگز ظلوم و جہول

وہ عورت یہ سنکر گئی اپنے گھر — کیا عشق نے اُنکے دل میں اثر

دلوں میں محبت نے غلبہ کیا — جگر آتش عشق سے جل اٹھا

بروزِ دگر اوسکی جانب پیام — فرشتوں نے بھجوایا اے نیکنام

کہ آتے ہیں گھر تیرے ہم میہماں — نگذرے اگر تیرے دل پہ گراں

کہا اُسنے اے بندگان الٰہ — منور کرو میرا بختِ سیاہ

میرے گھر میں تشریف لے آیئے — عنایات و الطاف فرمایئے

کیا اُسنے آراستہ اک مکاں — نہایت تکلف سے اے مہرباں

رکھے لا کے پھر شیشہائے شراب — موافق رسومات کے اور کباب

ملائک یہ زہرہ کے جب پہنچے گھر — وہ بیٹھی تب اِن کے قریں آنکر

فرشتوں نے اظہار الفت کیا — کہا اُس سے اپنا دلی مدعا

کہا اُسنے میں نے تمہیں اختیار — دیا چار باتوں میں عشاق زار

بجالاؤ اُن میں سے چاہو جسے — نہ انکار پھر تم سے ہوگا مجھے

ہے اول مرے بت کو سجدہ کرو — کرو قتل یا میرے خاوند کو

دو یا اسم اعظم مجھے دو سکھا — پیو یا کہ ساغر مئے ناب کا

شرائط یہ سب اُسکی مسموع کر — لگے مشورہ کرنے بایک دگر

کہ شرک خدا ہے گناہِ عظیم — سزا قتل کی ہے عذاب الیم

اور اسمِ معظم ہے سرّ خدا — نہیں اُسکو کر سکتے ہم برملا

مگر سہل سا جرم ہے شرب مے — لہذا یہی ہمکو منظور ہے

پیا الغرض آتشیں فام کو — کیا غور اُسکے نہ انجام کو

ہوئے مست بیہوش پیتے ہی دم — شقاوت کے رستے میں رکھا قدم

کیا پھر تو جو کہ اُس نے کہا — یہاں تک بُت کو بھی سجدہ کیا

کیا اُسکے خاوند کو بھی زیرِ تیغ — رکھا اسم سے بھی نہ پھر کچھ دریغ

روایت میں وارد ہے اسطور پر — ہوئی زہرہ جب اسم سے باخبر

تو بعد از طہارت غسل و وضو
گیا اسم اعظم کو وردِ زباں
گئی جب کہ وہ چار ہیں چرخ پر
کہ زہرہ ستارے سے جب متصل
فرشتے گئے اسم اعظم کو بھول
پشیماں ہوئے سخت نادم ہوئے
گیا انکے احوال سے باخبر
کہ غایب نہ تھے مجھ سے یہ ہر دو کس
تجلی میں ہر وقت مستور تھے
ہوئے باوجود اسکے شہوت سے خوار
حضوری سے غائب ہے انساں سدا
ہے عصیانِ انسان کا یہ سبب
ملائک ہوئے آسمانی تمام
لگے جملہ تکنے چرخ بریں
غرض دیکھکر اپنا احوال زار
اور ادریسؑ پیغمبر حق کے پاس
گیا عرض احوال رنجش مآل
کہا پھر کہ ہو جیے ہمارے شفیع
گیا وعدہ ادریسؑ نے جمعہ کا

بآئین اسلام طرزِ نکو
زمیں سے چلی جانب آسماں
ہوا حکم سلطان جنّ و بشر
ہو زہرہ تو جاں اُسمیں ہو منتقل
ہوئے ہوش میں جب گئے بھول
نظر اپنی حالت پہ کر رو دیے
خدا نے ملائک کو افلاک پر
حضوری مری رکھتے تھے ہر نفس
تھے نزدیک مجھ سے نہ کچھ دور تھی
کیا خوف مجھ سے نہیں زینہار
نہیں اُس کو شہوت پہ غلبہ کیا
جو ہو مرتکب جرم کا کیا عجب
یہ سُنکر مقرّر خطا خاص و عام
دعا کرنے پھر سے اہل زمیں
یہ مجرم ہوئے مضطرب بیقرار
گئے خاطر افسردہ و بدحواس
حضورِ رسول ستودہ خصال
کہ ہو عفو یہ جرم و فعل شنیع
ملائک سے کرنے میں حق سے دعا

گیا روز آدینہ جب دم گذر — نہ آیا اثر کچھ دعا کا نظر
تو انسے نبی خدا نے کہا — اجابت نہیں حق نے کی وہ دعا
رہو دوسرے جمعہ تک تم صبور — کرے عفو شاید خدائے غفور
گئے جمعہ کو جبکہ پیش نبیؐ — یہ پاسخ انہوں کو ملا اے اخی
کہ حکم شہنشاہ ذوالاقتدار — تمہارے ہوا حق میں یوں آشکار
کہ تکلیف دنیا کرو اختیار — رکھو یا کہ عقبےٰ پر اِسکا مدار
عذاب جہنم کرو گر قبول — کرے گا نہ تم کو خدا یہاں ملول
یہ سنکر لگے کرنے باہم صلاح — کہ کس امر میں ہے ہماری فلاح
عذاب جہاں کو ہے جلدی فنا — عذاب قیامت ہے لاانتہا
ہے سختیٔ دنیا بھی گو سخت طول — ولے چاہیئے اس کو کرنا قبول
انہوں نے غرض متفق اسپہ ہو — کہا حق کے مقبول و محبوب کو
گوارا ہے ہمکو عذاب جہاں — جہنم سے دے حق تعالی اماں
ملائک کو پھر حکم رب العلےٰ — گنہگاروں کے حق میں صادر ہوا
کہ زنجیر آہن سے سرتا بہ پا — مسلسل کرو جسم ہر ایک کا
کرو بستہ زنجیر سے سر کے بال — رہے عضو کوئی نہ وارستہ حال
معلق کرو چاہ میں سرنگوں — کہ ہوتا ہے جوں طالع واژگوں
ہو اُس چاہ میں آتشِ مشتعل — فرشتوں کے سر سے بہت متصل
ملک چابکِ آتشیں سے انہیں — شب و روز شلاق کرتے رہیں
رہے جب تلک گردش آسماں — رہے یوں ہی طاری عذاب گراں

ملائک نے القصہ وہ سب کہا — جو فرمان شہنشاہ مطلق کا تھا



بیان کرتے ہیں راوی داستاں — یہ مذکور مقہور عبرت بیاں

کہ ہر روز ہر دو کو اک ملک — لگاتا ہے چابک سرے شام تک

تشدد سے رکھتا ہے اُن پر سدا — عذاب گراں سخت محشر بپا

فلک سے ملک روز آتے ہیں دو — وہ ہوتے ہیں واپس کل آئے تھے جو

اسیطور آتے رہیں گے نئے — نہ آئیں گے پھر وہ جو آکر گئے

انہیں آتشیں چاہ میں اے اخی — ہے غالب سدا اسقدر تشنگی

کہ ان کی زباں تشنگی کے سبب — لٹکتی ہیں خشکیدہ بیرون لب

ملک آب سرد و صفا خوشگوار — دکھاتے ہیں اسجا بہ لیل و نہار

دہن سے وہ رہتا ہے بالشت دور — نہوں تا کہ سیراب یہ باقصور

تڑپتے ہیں ہرچند گو بد ہوا اس ولے جا نہیں سکتے چشمے کے پاس
اسیطور سے تا بروزِ جزا رہے گا یہی حال اُن کا سدا
معوق رہیں گے اسیطور سے معلق رہیں گے اسیطور سے
رہیں گے سدا جابک آتش فشاں رہیں گے سدا زخم تن خوں چکاں
جلائے گی دل تشنہ کامی الگ ڈبائے گا حسرت میں پانی الگ
یہ سنکر کے عبرت بیاں داستاں ہے سامع کی ورد زباں الاماں
بشر فہر سے اُس کے ڈرتا رہے عنایت کی امید کرتا رہے
نہ نازاں ہو ہرگز عبادات پر رکھے اُسکے لطف و کرم پر نظر
ہے مشہور و معروف یہ جا بجا کہ رتبہ تھا کیا کچھ عزازیل کا
سنا ہو گا صنعاں کا بھی ماجرا کہ تحریک شیطاں سے کیا کیا کیا
جو ہو موجزن اوسکا قہر و غضب عبادات ہوں دم میں مردود سب
جو چاہے ، کرنا شقی کو سعید نہیں اُس کی رحمت سے یہ بھی بعید

مذکور طلسم بابل

جو عالم میں مشہور ہے جا بجا بیاں سحر ہاروت ماروت کا
ثبوت اس کا قرآں سے موجود ہے خداوند عالم کا فرمود ہے
خدا نے کسی مصلحت کے لئے یہ تھے سحر کامل سے واقف کئے
جو جادوگری اون کو تعلیم کی اثر اوس کا ایسا کیا ہے قوی
کہ حضرت سلیمان کے عہد کے شیاطین طاقت یہ رکھتے نہ تھے

نہ وہ اہل بابل کو حاصل ہوئے
رسائی تھی واں تک نہ نمرود کی

بیاں سحر کے جملہ اقسام کا
ہے تفصیل از بس بہت چاہتا

اسیواسطے اوسکو سمجھا فضول
کہ سامع نہ ہوتا کہ خاطر ملول

وے اہل بابل کی اب ہیں یہاں
قلم بند کرتا ہوں اک داستاں

کہ نمرود مردود کے وقت میں
کمال اوسمیں حاصل ہوا تھا نہیں

حقیقت میں ہاروت ماروت سے
کیا اہل بابل نے حاصل اوسے

ہوا تھا نہیں گوکہ از بس کمال
وے اونکے آگے ہے ان کو زوال

بہت غور و خوض اس میں کرتے تھے یہ
مہارت بڑی اسمیں رکھتے تھے یہ

تواریخ والوں نے ہے یوں لکھا
کہ بابل میں تھا تخت نمرود کا

بنائے تھے ان ساحروں نے وہاں
طلسمات چھ ایسے حیرت بیاں

کہ وہم و خیال اور عقل و تمیز
نہ ہرگز سمجھ سکتی تھی اے عزیز

تھا منجملہ ان چھ کے اک یہ طلسم
بنایا تھا تانبے سے بطخ کا جسم

کہ جب کوئی جاسوس اور کوئی چور
وہاں آتا وہ بط مچاتی تھی شور

اس آواز سے شہر والے تمام
سمجھتے تھے مقصود اے نیک نام

تامل سے سنتے تھے اوس شور کو
پکڑتے تھے جاسوس یا چور کو

بنایا تھا طبلہ طلسم سے دگر
جو تھا غیب کی انکو دیتا خبر

یہ معمول تھا واں کہ جس شخص کی
کوئی شے کسی جا پہ گر گم ہوئی

تو وہ شخص طبلے کے پاس آن کر
اوٹھا مارتا چوب نقارہ پر

بلند اوس سے آواز ہوتی تھی یہ
کہ ہے چیز تیری فلاں اوس جگہ

بوقت تجسس وہ شئے دستیاب ــ اوسی جا سے ہوتی تھی اُسکو شتاب
طلسم سیوم ایک آئینہ تھا ــ دکھاتا تھا وہ حال مفرور کا
جو صاحب غرض اوس میں کرتا نظر ــ تو ہوتا تھا غائب اُسے جلوہ گر
کسی کا عزیز و یگانہ اگر ــ وطن سے کہیں کر گیا ہو سفر
ہو غائب کسی کا نفر یا غلام ــ نہ معلوم اصلا ہوا اُسکا مقام
بلندی میں وہ یا کہ پستی میں ہو ــ کسی شہر وہ یا کہ بستی میں ہو
کسی جا پہ زندہ ہو یا مر گیا ــ ہو ملکِ عدم کو سفر کر گیا
عیاں حال ہوتا وہیں سر بسر ــ سر مو تفاوت نہ آتا نظر
طلسم چہارم کا تھا ایک حوض ــ ہے غرقاب ادراک میں جسکے خوض
کہ ہر سال اک جشن اوس حوض پر ــ وہ ترتیب کرتے تھے اے باہنر
سب اعیان و اشراف اس شہر کے ــ وہاں جمع ہوتے تھے افراط سے
زن و مرد و اطفال برنا و پیر ــ جو آتے تھے لاتے تھے کچھ آب و شیر
کوئی شہد یا شربت خوشگوار ــ مے لعل لاتا کوئی بادہ خوار
غرض گھر سے جو کچھ کہ لاتا کوئی ــ اوسی حوض میں ڈال دیتا وہی
پھر اُس حوض سے ساقی لالہ فام ــ پلاتے تھے بھر بھر کے لوگونکو جام
وہ شئے پہونچتی تھی ہر اک شخص کو ــ کہ ڈالی تھی اُس حوض میں اُسنے جو
سب افشردہ کو ہوتی ایک جا مگر ــ نہ آمیز ہوتا تھا بایک دگر
بنایا تھا تالاب پنجم طلسم ــ ممیز جو کرتا تھا لوگوں کے قسم
تنازع ہو یعنے دو کس میں اگر ــ تو ہو واقفی حق و بطلان پر

تو دونوں کو تالاب میں ڈالتے — وہ کذاب صادق کو پہچانتے
کہ آتا تھا سچے کی وہ ناف تک — ڈباتا تھا جھوٹے کو بے شبہ و شک
مگر جب کہ سچ کو وہ کرتا قبول — تو فوراً نجات اُس کو ہوتی حصول
طلسم ششم یہ کہ تھا اک شجر — عجائب تھا جادو کا جس میں اثر
یہ نمرود مردود کے در پہ تھا — خدائی کا تھا جس نے دعوے کیا
کہ سب اس کے دربار کی آدمی — بزیر شجر بیٹھتے اے اخی
کہ یعنے اگر بیٹھتا اک بشر — تو سایہ بھی ہوتا فقط اُسقدر
مگر جسقدر ہوتے جاتے زیاد — فروعات بھی ہوتے جاتے زیاد
یہاں تک کہ ہوں لاکھ گر مرد و زن — تو ہوتا شجر سب پہ سایہ فگن
اگر لاکھ سے ایک افزود ہو — رہیں دھوپ میں سایہ مفقود ہو
طلسمات ایسے عجیب و غریب — تھا نمرود بھی جانتا بے نصیب
اسی زعم میں احمق الناس ہو — خدائی کی سوجھی تھی خناس کو
نہ سمجھا تھا وہ کافر نعمتی — کہ جس نے ہے یہ سلطنت مجھکو دی
وہی سب کا خلاق و معبود ہے — وہی ہر دو عالم کا مسجود ہے
وہ خلاق ہم اُس کی مخلوق ہیں — وہ رازق ہے ہم اُسکے مرزوق ہیں

اشعار دعایہ

بافضال خلاق ہر دو جہاں — کیا نظم وحشی نے یہ داستاں
جو مرکوز خاطر تھا لکھا گیا — اُٹھاتا ہے اب دل سے دست دعا

الٰہی یہ منظوم مقبول ہو — پسند خلائق میں مشمول ہو
الٰہی ہمیں راہ بد سے بچا — رہِ راست کا اپنے ہو رہنما
دو عالم میں رکھ ہم پہ لطفِ عظیم — بحق جناب رسول کریم صلعم
الٰہی بچا شرِ شیطان سے — سُلا قبر میں نور ایمان سے
نہ درکار ہو مجھکو شمع مزار — رہے نور ایماں یہ لیل و نہار

تمت

فہرست

نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد	نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد
کتب وعظ			معین الناصحین ترجمہ اردو	کانپوری	۸ر عہ
قرۃ الواعظین اردو ترجمہ	کانپوری	عہ ر	انیس الواعظین		
درہ الناصحین			کتب معجزات		
انیس الواعظین فارسی	لاہور	۷ر	کلام المبین اردو	لاہور	۵ر
انیس الواعظین اردو	دہلی	عہ ۱ر	تحفہ رسولیہ فارسی	″	۲ر
رفیق الواعظین لاہور	لاہور	۱ر	ایضاً بزبان پنجابی	″	۳ر
دلیل الاحسان	″	۱۰ر	گلدستہ معجزات	″	۵ر
خیر المواعظ مترجم فارسی	کانپور	۱ر	معجزہ محمدی معہ تحفہ حسینی	″	۱ر
مخزن الطالبین فی روضۃ الواعظین	لاہور	۶ر	معجزہ محمدی معہ رسالہ برنی	″	۰ر
انیس الواعظین اردو	مجتبائی	عہ ر	معجزہ برنی	″	۔ر
انیس الواعظین مجلد	بمبئی	عہ ۱۲ر	معجزہ آل نبی	″	ر ر

نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد	نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد
معجزہ سیفی	لاہور	۳ ر	چھاپہ بمبئی مجلد	بمبئی	سے ر
معجزہ رسولیہ	"	۳ ر	پیراہن یوسفی بیخود جہم		
کتب مسمریزم			مثنوی مولانا روم اردو منظوم	نولکشوری	۴ ر
مجموعہ رسالہ مسمریزم	دہلی	عا	کامل شش دفتر دو جلد میں		
ہر سہ جلد کامل			بستان معرفت شرح مثنوی	"	عہ
رسالہ مسمریزم	لاہور	عہ ۴ ر	روم اردو کامل		
سحر روحانی حصہ اول	"	۴ ر	لب لباب مثنوی مولانا		
کشش روحانی دوم	"	۵ ر	روم مجلد بمبئی فارسی	بمبئی	عہ ۲ ر
معجزات انسانی طاقت			شجرہ معرفت ... منظوم		
مقناطیسی	نولکشور	۱۲ ر	مثنوی مولانا روم لب لباب	نولکشوری	عہ
رسالہ اسرار فراموشن	"	۱۰ ر	مناقب محبوبین	"	عہ ۶ ر
کتب تصوف اردو فارسی			ملفوظات مخدوم جہانیاں	"	عا ۴ ر
کیمیا سعادت فارسی	"	عہ	حدیقہ حکیم سنائی محشی	"	عا ر
اکسیر ہدایت ترجمہ اردو			حدیقہ کاغذ خاکی و سفید		
کیمیا سعادت		عا ۴ ر	بحر العلوم شرح مثنوی		
مثنوی مولوی روم فارسی			مولانا روم کی شش دفتر	"	عہ
	"	عہ	بحر العلوم شرح مثنوی		